Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل ربوہ

روزنامہ — ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۱۴ ربیع الاول ۱۳۹۷ھ ۵ امان ۱۳۵۶ہش ۵ مارچ ۱۹۷۷ء | نمبر ۵۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۵ امان ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

ضعف کی شکایت ہے

احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے ۔ آمین

ربوہ ۵ امان ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ :۔ طبیعت کل بہت علیل رہی ۔ ٹمپریچر ۱۰۰ کے قریب رہا اور نیم بے ہوشی کی کیفیت رہی ۔ غذا بہت کم ہو گئی ہے ۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تا دیر سلامت رکھے ۔ آمین

ربوہ ۴ امان ۔ آج بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ناسازیٔ طبع کے باعث نمازِ جمعہ کے لئے جامع مسجد اقصیٰ تشریف نہ لا سکے ۔ حضور کے زیرِ ارشاد خطبہ جمعہ محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے پڑھا اور نماز پڑھائی ۔

آپ نے خطبہ جمعہ میں سورۂ یونس کی چند آیات کی تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ ربیع الاوّل کا مبارک مہینہ وہ ہے جس میں ہمارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی ۔ حضور کے ذریعہ جو بے شمار نعمتیں ہمیں ملیں ان میں سے ایک اہم نعمت دعا ہے ۔ یہ ایک آسمانی عطیہ ہے جو حضور کے ذریعہ اُمّتِ مسلمہ کو ملا ۔ قرآن مجید نے ہمیں بتایا ہے کہ مومن عُسر اور یُسر دونوں حالتوں میں دعا کرتا ہے ۔ کامل یقین سے بھرپور دعا وہ رابطہ ہے جو انسانی دل کو اللہ تعالیٰ کا عرش بنا دیتی ہے ۔ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی خاص طور پر ہمیں دعا کی طرف توجہ دلائی ہے ۔

آخر میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی تحریک فرمائی تا کہ ہم پھر ہر جمعہ کو حضور کے کلماتِ طیبات سے مستفیض ہو سکیں ۔ نیز آپ نے ملکی انتخابات کے آئندہ ہفتہ میں وطن کے استحکام اور ترقی کے لئے بھی دعا کی تحریک فرمائی ۔

ربوہ میں یومِ سیرۃ النبی کی تقریب پر چراغاں

۱۲ ربیع الاوّل (۳ مارچ) کی شب کو یومِ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریب سعید پر دفاتر صدر انجمن احمدیہ و تحریک جدید و وقف جدید، خلافت لائبریری، مسجد مبارک، مسجد اقصیٰ، جامعہ احمدیہ، ایوانِ محمود اور دیگر جماعتی اداروں کی عمارات پر اور گولبازار میں اہتمام کے ساتھ چراغاں کیا گیا ۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بار بار قرآن کو پڑھو اور بُرے کاموں کی تفصیل لکھتے جاؤ

پھر خدا تعالیٰ کے فضل اور تائید سے اِن بدیوں سے بچنے کی کوشش کرو

"جن لوگوں کو شربتِ کافوری پلا دیا جاتا ہے ان کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ ان کے دل میں بدی کی تحریک ہی پیدا نہیں ہوتی بلکہ دل بُرے کاموں سے بیزار اور متنفّر ہو جاتا ہے ۔ گناہ کی تمام تحریکوں کے مواد دبا دئے جاتے ہیں ۔ یہ بات خدا تعالیٰ کے فضل کے سوا میسّر نہیں آتی ۔ جب انسان دعا اور عقدِ ہمّت سے خدا تعالیٰ کے فضل کو تلاش کرتا ہے اور اپنے نفس کے جذبات پر غالب آنے کی سعی کرتا ہے تو پھر یہ سب باتیں فضلِ الٰہی کو کھینچ لیتی ہیں اور اسے کافوری جام پلایا جاتا ہے ۔ جو لوگ اِس قسم کی تبدیلی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں زمرۂ ابدال میں داخل فرماتا ہے اور یہی تبدیلی ہے جو ابدال کی حقیقت کو ظاہر کرتی ہے ۔

یہ بھی عموماً دیکھا گیا ہے کہ اکثر لوگ ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے جب اس قسم کی باتوں کو سُنتے ہیں تو ان کے دل متاثر ہو جاتے ہیں اور وہ اچھا بھی سمجھتے ہیں لیکن جب اس مجلس سے الگ ہوتے ہیں اور اپنے احباب اور دوستوں سے ملتے ہیں تو پھر وہی رنگ ان میں آجاتا ہے اور اُن سُنی ہوئی باتوں کو یکدم بھول جاتے ہیں اور وہی پہلا طرزِ عمل اختیار کرتے ہیں اس سے بچنا چاہئے ۔ جن صحبتوں اور مجلسوں میں ایسی باتیں پیدا ہوں ان سے الگ ہو جانا ضروری ہے ۔ اور ساتھ ہی یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئیے کہ ان تمام بُری باتوں کے اجزا کا علم ہو کیونکہ طلب شے کے لئے علم کا ہونا سب سے اوّل ضروری ہے ۔ جب تک کسی چیز کا علم نہ ہو اسے حاصل کیونکر کر سکتے ہیں ؟ قرآن شریف نے بار بار تفصیل دی ہے ۔ پس بار بار قرآن شریف کو پڑھو اور تمہیں چاہئیے کہ بُرے کاموں کی تفصیل لکھتے جاؤ اور پھر خدا تعالیٰ کے فضل اور تائید سے کوشش کرو کہ ان بدیوں سے بچتے رہو ۔ یہ تقویٰ کا پہلا مرحلہ ہوگا ۔ جب تم ایسی سعی کرو گے تو اللہ تعالیٰ پھر تمہیں توفیق دے گا اور وہ کافوری شربت تمہیں دیا جاوے گا جس سے تمہارے گناہ کے جذبات بالکل سرد ہو جائیں گے اس کے بعد نیکیاں ہی سرزد ہوں گی ۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۷۵، ۳۷۶)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبد الحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

مَیں وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ یہ سال ہمارے لئے بھی اور دُنیا کیلئے بھی پہلے سے زیادہ برکتوں والا ثابت کرے

جماعت کی وسعت کے پیشِ نظر وقفِ جدید کو اتنے معلّمین ضرور ملنے چاہئیں جو اس کی ضرورت کو پورا کر سکیں

ہمیں ایسے رضا کار معلّمین کی بھی ضرورت ہے جو چند ماہ دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد اپنی اپنی جگہ دوستوں کو دینی تعلیم دے سکیں

وقفِ جدید کے کام چلانے کے لئے روپیہ کی بھی ضرورت ہے جماعتیں اس کے بجٹ کو بھی پورا کرنے کی کوشش کریں

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۷ر صلح ۱۳۵۶ ہش مطابق ۷ر جنوری ۱۹۷۷ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

(مرتبہ مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد ایم۔اے انچارج صیغہ زود نویسی ربوہ)

تشہد و تعوّذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

وقفِ جدید کے انیس[19] سال ۱۹۷۶ء کے آخر میں ختم ہو گئے اور یکم جنوری ۱۹۷۷ء سے وقفِ جدید کا بیسواں[20] سال شروع ہوتا ہے۔ اس سے قبل مَیں اسکے آغاز کا دعا کے ساتھ اعلان نہیں کر سکا۔ دراصل

ہماری زندگی کا ہر مرحلہ

دعا سے شروع ہوتا اور حمد و دعا پر ختم ہوتا ہے اور وہ مرحلہ اپنے دَور میں دعاؤں کے ساتھ ہی کامیابی کی راہیں دیکھتا ہے۔ غرض آج مَیں وقفِ جدید کے بیسویں سال کا آغاز کرتا ہوں۔

جیسا کہ مَیں نے جلسہ سالانہ کی تقریر میں بھی دوستوں کو اختصار سے بتایا تھا وقفِ جدید کا قیام مَیں سمجھتا ہوں اس لئے کیا گیا تھا کہ ایک مسلمان کا جو کم سے کم دینی معیار ہے اس کو قائم رکھا جا سکے۔ اگرچہ معلّمین جو وقفِ جدید میں کام کرتے ہیں اُن کا علمی معیار جامعہ احمدیہ سے پاس ہونے والے شاہدین سے بہت کم ہوتا ہے لیکن الٰہی سلسلوں میں صرف علمی معیار ہی کوئی چیز نہیں ہوتا اس سے زیادہ اہم روحانی معیار ہے جس کی بنیاد تقویٰ پر ہے۔ دعاؤں کی عادت خدائے واحد و یگانہ پر کامل توکّل۔ اسلام کا فدائی ہونا۔ نوعِ انسانی کی خدمت کی تڑپ دل میں پیدا ہونا اور اسی طرح کسی انسان کی جسمانی یا اخلاقی یا روحانی تکلیف کا ناقابلِ برداشت ہو جانا اصل چیز ہے۔ اِس قسم کا احساس دل میں پیدا ہو جانا زیادہ اہم ہے علمی معیار سے۔ اس معیار کو ہم تقویٰ کا معیار کہہ سکتے ہیں۔ اس معیار کے پیدا کرنے کے لئے اور اس کے حصول کے لئے اور اسکے قیام کے لئے اور اس میں آگے بڑھنے کے لئے کسی "جامعہ" کی ضرورت نہیں ہے ہر مسلمان کو ہی اِس میدان میں ہمیشہ کوشاں رہنا چاہئیے کہ وہ آگے سے آگے بڑھتا چلا جائے لیکن جن لوگوں پر

دینی اور روحانی ذمّہ داریاں

زائد آ پڑتی ہیں اُن کو اِس طرف زیادہ توجہ دینی ضروری ہو جاتی ہے۔ اِس لئے ہمیں عملاً یہ نظر آتا ہے کہ جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل بعض شاہد ایسے ہیں کہ حصولِ علم کے بعد یعنی دینی علمی معیار کافی بلند ہو جانے کے بعد بھی وہ دوسرے کاموں میں لگ جاتے ہیں۔ یہاں بھی اور انڈونیشیا کے بھی بعض نوجوان ایسے ہیں جنہوں نے اِس معیار کو قائم کیا اور پھر وہ دوسرے کاموں میں لگ گئے۔ جو شاہد دین کی خدمت پر ہی لگے رہے اُن کا جب ہم موازنہ کرتے ہیں تو جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل وہ بھی ہیں کہ اُن کی زندگی ہمہ وقت اسلام کی خدمت میں مصروف رہنے والی زندگی ہے اور قوم کو اُن پر فخر کرنا چاہئیے کہ وہ بہتوں کی بھلائی کا سبب اور ذریعہ بنتے ہیں اور خدا کی نگاہ میں اُن کی کوشش مقبول ہوتی ہے سعی مشکور ہوتی ہے کیونکہ اُن کی کوشش کا نتیجہ اُن کی کوشش سے کہیں زیادہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو بھی اور دُنیا کو بھی ملتا ہے۔ یہ ہماری نگاہ دیکھتی ہے اور کئی ایسے ہیں جو کوشش تو بظاہر دین کی راہ میں کر رہے ہیں لیکن بے ثمر کوشش جس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلتا اور ہیں وہ جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل۔ اسکے مقابلے میں جس نے شاید ایک سال دینی تعلیم لی وقفِ جدید کے ماتحت اور جسے ہماری اصطلاح میں معلّم کہا جاتا ہے ان میں ایسے ہیں جو ان شاہدین سے بہتر کام کر رہے ہیں جنہوں نے جامعہ احمدیہ سے تعلیم حاصل کی اور انہوں نے ۶، ۷ سال لگائے اور اُن پر بڑی محنت کی گئی۔ خود انہوں نے بھی محنت کی لیکن اُن کی کوشش بے نتیجہ ہوتی ہے جس کا مطلب ہے کہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں اُن کی سعی مشکور سعی نہیں ہوتی۔ ہماری جماعت میں صرف ان دو[2] گروہوں کے درمیان ہی موازنہ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روز مرّہ کا ایسا مشاہدہ ہی نہیں جو کیا جا سکتا ہے بلکہ وہ لوگ جنہوں نے نہ جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کی نہ انہوں نے وقفِ جدید میں کم و بیش ایک سال تک تعلیم حاصل کی بلکہ اپنے طور پر ایک طرف انہوں نے تقویٰ میں آگے بڑھنے کی کوشش کی اور دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی

کتب کا کثرت سے مطالعہ

کیا اور تدریس بھی کی اور انہوں نے لوگوں کو بھی کتب کے معانی بتانے کی کوشش کی وہ بعض دفعہ جامعہ کے فارغ التحصیل اچھے طلباء سے بھی آگے نکل جاتے ہیں کیونکہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں قبولیت کے حصول کے متعلق کہیں بھی ہمیں یہ شرط نظر نہیں آتی کہ جو جامعہ احمدیہ سے نکلے گا خدا تعالیٰ صرف اُسے ہی قبول کرے گا اور نیکی کی دیگر کوششیں خدا کے حضور قبول نہیں کی جائیں گی۔ یہ کہیں نہیں لکھا ہوا اور نہ عقل اسے باور کرتی ہے۔ اصل چیز یہ ہے کہ اسلام کے مطابق زندگی گزاری جائے اور خدا تعالیٰ کی ذات و صفات کا عرفان حاصل کرنے کی کوشش کی جائے اور جس وقت ہم خدا تعالیٰ کی ذات و صفات کے عرفان کا ذکر کرتے ہیں تو سمجھنے والے سمجھ جاتے ہیں کہ روحانی ترقیات کا گویا ایک نہ ختم ہونیوالا میدان اُن کے سامنے کھل گیا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی ذات کو اور نہ صفات کو ہم محدود ہستیاں اپنے احاطہ میں لا سکتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کی صفات کے غیر محدود جلوے انسان کی محدود کوشش بہر حال اپنے احاطہ میں نہیں لا سکی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو ہمیشہ آگے بڑھتے رہنے کا موقع دیا ہے اور جیسا کہ قرآن کریم نے ہمیں بتایا ہے اور حدیث میں بڑی وضاحت سے آیا ہے کہ جتنا جتنا کوئی خدا تعالیٰ کے قُرب کی راہوں کو زیادہ پا لیتا ہے اور اُن کو ڈھونڈ لیتا ہے اور پہلے کی نسبت اسکے اَور زیادہ قریب ہو جاتا ہے اتنا ہی زیادہ اللہ تعالیٰ ایک بہت ہی بہتر اور پہلے سے اچھے پیار کا جلوہ اس کے اُوپر ظاہر کرتا ہے یہ ایک ایسی کیفیت ہے جسے الفاظ بیان نہیں کر سکتے لیکن جو لوگ مشاہدہ کرتے ہیں اور اس کو محسوس کرتے ہیں اور جن کے تجربے میں یہ باتیں آتی ہیں وہ جانتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں اس کے پیار اور رضا کے حصول کے لئے انسان جو کوشش کرتا ہے وہ کسی ایک مقام پر کھڑی نہیں ہو جاتی بلکہ ایک خاص مقام پر پہنچنے کے بعد ایک ارفع مقام اُسے نظر آتا ہے صرف اِس دُنیا میں نہیں بلکہ مرنے کے بعد جنّت یعنی

اُخروی زندگی کا ذکر

کرتے ہوئے بھی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر دن اور (چونکہ وہاں کے دنوں کا تو ہم تصوّر نہیں کر سکتے کہ کیسے ہیں اس لئے کہنا چاہیئے) ہر گھڑی ایک نیا دروازہ کھُلتا ہے ترقیات کا جنتیوں کے لئے اور وہ خدا تعالیٰ کے حُسن کو اَور زیادہ حسین شکل میں دیکھتے ہیں۔ آنے والے دن پچھلے دن کے مقابلہ میں زیادہ حسین ہوتے ہیں۔ اور ہم اپنے محاورہ میں کہہ سکتے ہیں کہ جنّت میں اُن کا مقام کچھ اَور بلند ہو جاتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی رضا کو کچھ اَور زیادہ حاصل کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے حُسن کے جلوے کچھ اَور ہی شان کے ساتھ اُنکے اُوپر جلوہ گر ہوتے ہیں۔ پس یہ جو تقویٰ والا حصّہ ہے یعنی روحانی ترقیات کا یہ ظاہری دینی معیار کے مقابلہ میں بہت زیادہ اہم ہے لیکن جو دینی معیار ہے اس کو بھی ہم نظر انداز نہیں کر سکتے۔ اس کے لئے بھی قوم کو ہمیشہ چوکس اور بیدار رہ کر کوشش کرنی پڑتی ہے کہ وہ صراطِ مستقیم پا لینے کے بعد بے راہ رَو نہ ہو جائیں۔

اسلام کی گزشتہ چودہ سو سال کی تاریخ میں یہ نظر آتا ہے کہ جگہ جگہ اور مُلک مُلک مسلمانوں میں بدعات پیدا ہو گئیں اور پھر اُن کو دُور کرنے کے لئے خدا نے اپنے نیک بندوں کو کھڑا کیا اور وہ کامیاب ہوئے۔ پھر کچھ عرصہ گزرا تو کسی اَور طرف سے شیطان نے حملہ کیا اور نئی قسم کی بدعات پیدا ہو گئیں۔ تاریخ کا یہ حصّہ ہمیں بتاتا ہے کہ اُمّتِ محمدیہ کا زندہ رہنے والا حصّہ (ایک حصّہ ہمیشہ زندہ رہا ہے) اور وہ حصّہ ہے جو ہمیشہ چوکس اور بیدار رہا ہے یعنی چودہ سو سال میں جہاں بدعات پیدا ہوئیں وہاں لاکھوں کروڑوں بزرگ بندے خدا سے پیار کرنے والے اور اس کے پیار کو حاصل کرنے والے بھی تو پیدا ہوئے۔ پس دریا کا ایک وہ دھارا ہے جو اپنے راستے سے ہٹا نہیں اور اپنے بہاؤ پر جا رہا ہے اور وہ جس کی نہ گہرائی کا پتہ ہے اور نہ اسکی وسعتوں کا ہمیں علم حاصل ہو سکتا ہے یعنی

خدا تعالیٰ کی ذات و صفات

جسے تمثیلی زبان میں سمندر کہہ سکتے ہیں وہ اس کے قریب ہو رہے ہیں اور صراطِ مستقیم پر بحیثیت اُمّتِ مسلمہ آگے ہی آگے بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔

غرض انہوں نے صراطِ مستقیم کو نہیں چھوڑا لیکن جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے بدعات بھی پیدا ہوئیں اور عجیب و غریب بدعات پیدا ہوئیں۔ جس جگہ اسلام پھیلا وہاں کے پرانے مکینوں کی کچھ بدعات بھی آہستہ آہستہ واپس اُن کے اندر لَوٹ آئیں اِس لئے مثلاً افریقہ کی تاریخ ہے جسے دُنیا نے تو یہ کہا کہ یہ ظلمات میں گھرا ہوا خطّۂ ارض ہے مگر وہاں مسلمانوں کے اندر کچھ اِس قسم کے نور نظر آتے ہیں کہ اسلامی تاریخ بتاتی ہے کہ وہاں بھی مجدّدین اور اولیاء اللہ پیدا ہوئے مثلاً حضرت عثمان فودیؒ جن کا مَیں نے پہلے بھی کئی دفعہ ذکر کیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے سے قریباً سَو سال پہلے اُن کا زمانہ ہے۔ انہوں نے اعلان ہی یہ کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا ہے کہ وہ اپنے علاقے سے اُن بدعات کو دُور کر دیں جنہوں نے اسلام کے چہرے کو مسخ کر کے رکھ دیا ہے۔ اُن کو تکالیف بھی برداشت کرنی پڑیں۔ اُن کو لڑائیاں بھی لڑنی پڑیں۔ اُن کو ہلاک کرنے کے منصوبے بھی بنائے گئے لیکن جس غرض کے لئے اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک خاص علاقے کا مجدّد بنایا تھا اس میں وہ کامیاب ہوئے اور بدعات کو دُور کر دیا لیکن ایک عرصہ گزرنے کے بعد پھر اُن کے ماننے والوں میں بھی دوسری قسم کی بدعات پیدا ہو گئیں۔

ایک وقت آئے گا انشاء اللہ جب لاکھوں کروڑوں کی تعداد میں علم رکھنے والے بھی اور

صراطِ مستقیم پر مضبوطی سے قائم رہنے والے

بھی جماعتِ احمدیہ میں پیدا ہوں گے اور جُوں جُوں جماعت میں وسعت پیدا ہوتی جائیگی وہ کام کو سنبھالتے چلے جائیں گے لیکن اِس وقت ہمارے شاہدین بھی ضرورت سے کم ہیں اور وقفِ جدید کے معلّمین بھی تعداد سے کم ہیں اِس لئے گزشتہ سال مَیں نے رضاکار معلّمین کی ایک تحریک کی تھی۔ (مَیں اِس کام کے لئے "اعزازی معلّمین" کی اصطلاح پسند نہیں کرتا ممکن ہے میری زبان سے غلطی سے نکل گیا ہو بہر حال مجھے یاد نہیں رہا) میری مراد رضاکار معلّم ہیں یعنی وہ جو وقفِ جدید کے معلّم ہیں جنہیں تھوڑا بہت معاوضہ بھی ملتا ہے اور وہ وقفِ جدید کے انتظام کے ماتحت کام کر رہے ہیں اُن کے علاوہ رضاکار معلّمین کی ضرورت ہے۔ وقفِ جدید کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ان کی تحریک کی گئی تھی لیکن جماعت کو اس کام کی اہمیّت بتانے کی بھی ضرورت ہے کیونکہ منصوبہ یہ ہے کہ ہر گاؤں اور قصبہ اور آبادی کے کچھ لوگ یہاں مرکز میں آ کر ٹھہریں اور چند ماہ میں اُن کو کچھ بنیادی باتیں بتائی جائیں اور چونکہ سارا دن انہوں نے یہی کام کرنا ہے اِس لئے کچھ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا سہولت کے ساتھ مطالعہ کریں اور پھر وہ اپنے اپنے گاؤں یا قصبہ یا آبادی میں جا کر دوستوں کے کم سے کم دینی معیار کو قائم کرنے کی کوشش کریں۔

جیسا کہ مَیں نے کہا ہے معلّم بھی اور شاہد بھی۔ ان میں بہت اچھے بھی ہیں، اچھے بھی ہیں اور بالکل نچلے درجے کے بھی ہیں۔ بعض کو فارغ بھی کرنا پڑتا ہے لیکن اُن کی بڑی مانگ ہے جس کا مطلب ہے کہ جماعت میں ضرورت کا احساس ہے کہ انہیں معلّم چاہیئے۔ جماعت میں ضرورت کا احساس موجود ہے کہ انہیں شاہد مبلّغ چاہیئے لیکن ضرورت کے اِس احساس کے مطابق جتنا احساسِ ذمہ داری ہونا چاہیئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ جماعت میں نہیں ہے۔ نہ شاہد کے لئے جامعہ احمدیہ میں اُتنے میٹرک پاس نوجوان آتے ہیں کہ وہ ہماری ضرورت پوری کر دیں اور نہ وقفِ جدید کو اُتنے معلّم ملتے ہیں کہ وقفِ جدید جو کام کر رہی ہے یعنی یہ کہ جو کم سے کم معیار ہے قوم کو اس سے نیچے نہ گرنے دیا جائے اس ضرورت کو پورا کر دیں اور جو اُنہی کا کام ایک اور رنگ میں کرنے والے رضا کار معلّم ہیں اُن کے بارہ میں بھی ذمہ داری کا احساس نہیں۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ اگر جماعت اس طرف توجہ کرے تو ایک وقت میں سینکڑوں رضا کار معلّم یہاں آجائیں۔ اِس طرف جماعت کو توجہ کرنی چاہیئے۔ ہر گاؤں اور ہر آبادی سے آنے چاہئیں۔ شہروں کو نسبتاً زیادہ ضرورت ہوتی ہے لیکن ہمارے عام دیہات جو ہیں اُن میں سے ایک یا دو آدمی آجائیں۔ ایک وقت میں ایک آجائے پھر دو ہو جائیں پھر تین ہو جائیں۔ پانچ دس ایسے ہوں جن کو دین اسلام کے بنیادی اعتقادات اور ابتدائی اصول ازبر یاد ہوں کچھ احادیث ان کو یاد ہوں۔ قرآن کریم کے کچھ حصے ان کو یاد ہوں جو اخلاقی مسائل ہیں وہ اُن کو یاد ہوں اور ایک دو سال کے بعد پھر وہ دو تین مہینے کے لئے آجائیں تاکہ اُن کا علمی معیار اور بلند ہو جائے۔ جماعت کو جہاں ضرورت کا احساس ہے وہاں

جماعت کو میں بتانا چاہتا ہوں

کہ وہ اس کے مطابق اپنے اندر ذمہ داری کا احساس بھی پیدا کریں تاکہ اُن کی ضرورت پوری ہو جائے۔ اگر اُن میں ذمہ داری کا احساس پیدا نہ ہو تو ضرورت کیسے پوری ہو جائے گی۔ مرکز کی طرف سے آٹے کے مجسّمے بنا کر تو اُن کے پاس نہیں بھجوائے جا سکتے اور نہ پتھر کے بُت اِس کام کے لئے تراشے جا سکتے ہیں۔ بُتوں کو اور غیر اللہ کے جو دوسرے مظاہر ہیں کسی رنگ میں لکڑی کے یا بُتوں کے یا توہمات کے، اُن کو توڑنے کے لئے اور اُن کو جلانے کے لئے اسلام آیا اور اب اِس زمانے میں اسلام کے اندر احمدیت قائم ہوئی ہے۔ اسلام کی تعلیم کو پھیلانے کے لئے انسان نے جو کام کرنا ہے وہ تو انسان ہی نے کرنا ہے۔ جو کام ایک جذبہ رکھنے والے اور ایثار پیشہ اور خدا اور رسولؐ سے محبت رکھنے والے دل نے کرنا ہے وہ تو ایسے دل نے ہی کام کرنا ہے جس کام کے لئے تعلیم کی ضرورت ہے واقفیت کی ضرورت ہے وہ کام تعلیم اور واقفیت کے علاوہ ہو ہی نہیں سکتا اس کے لئے تو علم پھیلانا پڑے گا۔ اعتقادات بتانے پڑیں گے بعض ایسی باتیں ہیں جن کا حافظہ کے ساتھ بڑا گہرا تعلق ہے اور ان میں سے ایک نماز جنازہ ہے۔

زندگی اور موت انسان کے ساتھ

لگی ہوئی ہے اسلئے ہر جگہ ایسے آدمی ہونے چاہئیں جو نماز جنازہ پڑھا سکیں۔ ہماری جماعت میں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے اس قسم کی تعلیم کافی ہے لیکن جماعت سے باہر دنیا میں مسلمان پھیلے ہوئے ہیں۔ بعض دفعہ یہ اطلاع بھی آجاتی ہے کہ ایک آبادی کا جو معلّم یا مُلّا ہے اُسے نماز جنازہ کے الفاظ کا بھی پتہ نہیں۔ یا نکاح کے لئے آیات ہیں۔ کیونکہ ایک دوست نے بتایا کہ ایک جگہ ایک مولوی صاحب تھے اُن کو نماز جنازہ میں جو دعا پڑھی جاتی ہے وہ آتی تھی تو انہوں نے وہی دعا جو جنازہ میں پڑھی جاتی ہے پڑھ کر اعلانِ نکاح کر دیا۔ غرض جو نکاح کے وقت پڑھنا چاہیئے اس کا بھی پتہ نہیں تھا۔ اسلئے اگر ہم نے جگ ہنسائی نہیں کروانی، جس طرح اِس وقت بہتوں کے چہرے پر ہنسی آگئی ہے کیونکہ بات ہی ایسی ہے تو ہمیں یہ بات سوچنی پڑے گی اور اس قسم کی بنیادی باتیں یاد کروانی پڑیں گی۔ یہ تو نہیں ہوسکتا کہ سو دو سو سال کے بعد ہمارے متعلق بھی اِس قسم کی باتیں مشہور ہونے لگ جائیں۔ بعض چیزیں جو وقت ہمارے ساتھ لگی ہوتی ہیں اُن سے متعلقہ مسائل یاد ہونے چاہئیں۔ مثلاً نکاح ہے، ہر بچہ جو پیدا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے صحت اور عمر دے تو اس کو یہ تجربہ بھی کرنا پڑتا ہے اور ایسے لوگ چاہئیں جو نکاح کے اعلان کے وقت اور اس جوڑ کے وقت جو بڑا اہم بھی ہے اور بڑا نازک بھی ہے دعاؤں کے ساتھ یہ اعلان کریں کہ یہ جوڑ قائم ہو گیا ہے لیکن اگر اعلان کرنے والے اس کی اہمیت ہی نہ سمجھیں اور اس مسئلہ ہی کو نہ جانیں تو پھر بہت سی برکات اور دعاؤں سے ایسے لوگ محروم ہو جائیں گے۔ یہ تو ہم پسند نہیں کرتے۔

وقفِ جدید کا سارا کام

چلانے کے لئے پیسے کی بھی ضرورت ہے تاہم پیسے کی اہمیت سب سے آخر میں ہے اصل تو وہ دل ہے جس کے اندر خدا تعالیٰ کا پیار اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت شعلہ زن ہے۔ کئی دفعہ غیر پوچھتے ہیں کہ آپ کو اتنے پیسے کہاں سے آجاتے ہیں؟ میں اُن کو جواب دیا کرتا ہوں کہ ہماری دولت سکہ اور روپیہ وغیرہ نہیں ہے ہماری دولت تو وہ دل ہیں، وہ مخلص دل جو منوّر سینوں کے اندر دھڑک رہے ہیں۔ پھر کسی اور جگہ ہمیں جانے کی ضرورت نہیں خدا کے در پر جانے کی ضرورت ہے۔ ہمارے لئے ایک ہی در ہے۔ خدا کرے کہ یہ منوّر سینے ہمیشہ جماعت کے اندر رہیں اور ان میں دھڑکنے والے دل ہمیشہ ہی مخلص اور ایثار پیشہ دل بنے رہیں۔

غرض وقفِ جدید کے بجٹ میں بڑی تھوڑی رقم ہوتی ہے۔ جماعت یہ کوشش کرے کہ ان کی ضرورت پوری ہو تاکہ جو جماعت کی ضرورت ہے وہ پوری ہو اور ضرورت کے احساس اور ذمہ داریوں کے فقدان کے نتیجہ میں جو خرابی پیدا ہوسکتی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے بچائے اور محفوظ رکھے۔ اِس سلسلہ میں صرف وقفِ جدید نہیں بلکہ ساری جماعت کا یہ کام ہے کہ وہ چھوٹے چھوٹے رسائل شائع کرے۔ اوّل تو یہ ضروری ہے کہ ہمارے ہر بچے کو پڑھنا آتا ہو۔ اُردو کی عبارت پڑھنی آتی ہو۔ ویسے ہمارے بہت سے ایسے احمدی دوست ہیں جو اپنے دستخط بھی نہیں کر سکتے لیکن ہیں وہ عالم۔ اس لئے دوسری چیز "پڑھنا آتا ہو" کے ساتھ میں یہ کہوں گا کہ "سُننا بھی آتا ہو" یعنی دین کی باتیں سُننے کا شوق پیدا ہو اور سُنانے والے بھی موجود ہوں۔ مثلاً جو دوست ہماری مساجد میں خطبہ جمعہ سُنتے رہتے ہیں اُن کا علم دوسروں کی نسبت بہت بڑھ جاتا ہے کیونکہ

مختلف مسائل کے متعلق باتیں

ہوتی رہتی ہیں۔ پس بنیادی باتوں کے متعلق جو رسائل ہیں وہ بچوں کے ہاتھوں میں دیئے جائیں۔ ایسے رسائل کا کثرت سے شائع ہونا بھی بڑا ضروری ہے۔ ایک تو بنیادی علمی باتیں ہیں یا آئندہ کی خبریں ہیں یا روحانیت کے بلند مقام تک پہنچانے کے لئے جو کوشش ہے وہ تو اپنی جگہ بہت ضروری ہے مگر وہ تو انتہا ہے اور انتہا بہرحال بلند بھی ہے اور اہم بھی ہے ابتدا سے لیکن اگر ابتدا ہی نہیں تو انتہا کا تصور ہی نہیں ہوسکتا۔ ابتدا سے دینی تعلیم کا خیال رکھنا چاہیئے یعنی جب بچہ سُننے کے قابل ہوتا ہے اُس وقت سے دینی تعلیم سکھانا شروع کرنا چاہیئے میں نے اکثر دیکھا ہے اور بڑا نمایاں فرق محسوس کیا ہے مثلاً ایک خاندان ہے اُس کا بچہ جب سُننے کے قابل ہوتا ہے یعنی بات سُن کر سمجھ لیتا ہے تو والدین اُس کے کان میں نیکی کی باتیں ڈالتے ہیں۔ چنانچہ جن بچوں کے کانوں میں بچپن میں دین کی باتوں کی آواز پڑتی ہے وہ بڑے ہو کر اُن بچوں کے مقابلہ میں ہزار گُنا، لاکھ گُنا بلکہ کروڑ گُنا اچھے ہوتے ہیں جن کے ماں باپ کہتے ہیں بچہ آپ ہی پڑھ جائیگا آپ ہی سیکھ جائیگا اسلئے وہ اُن کے کانوں میں کوئی نیکی کی بات نہیں ڈالتے۔

پس دوست اپنے بچوں میں سُننے کی بھی خواہش پیدا کریں اور ان کو سُنانے اور پڑھانے کی خود اپنے اندر بھی عادت پیدا کریں کیونکہ خدا تعالیٰ نے انسان کو جو بیان سکھایا تھا وہ بنیادی علم ہے جس میں سارے علوم آجاتے ہیں وہ اس زمانے میں ہر پہلو سے عروج کو پہنچ گیا ہے اسلئے اس زمانہ میں ترقی اسی آدمی کے مقدر میں ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو علم کی طرف توجہ کرتا ہے۔ میں اس وقت عَلَّمَہُ البیان کی تفسیر میں تو نہیں جاؤں گا۔ یہ اپنی ذات میں ایک بڑا لمبا مضمون ہے۔ اس وقت میں بتا یہ رہا ہوں کہ وقف جدید نے جن چھوٹے چھوٹے دیہات میں معلم بھیجے ہیں وہاں جو دوسری ضروریات ہیں وہ بھی پوری ہونی چاہئیں۔ اُن کے پاس لٹریچر ہونا چاہیئے۔ لوگوں کے اندر سننے کی اور خود اُن کو سنانے کی عادت ڈالنی چاہیئے تاکہ وہ

اسلام کی ابتدائی تعلیم کو بھولیں نہیں

جو رضا کار معلم ہیں وہ بھی ہمیں ملنے چاہئیں۔ یا تین مہینے کا یہاں کورس ہے وہ یہاں تین مہینے رہیں۔ دینی کتب پڑھیں اور مسائل سیکھیں۔ اُن کو یاد رکھیں۔ بعض باتیں ان کو یاد کروائی جائیں۔ ہماری کم سے کم جو ضرورت ہے وہ تو ہر جگہ بہرحال پوری ہو جانی چاہیئے۔ اس میں تو کوئی کوتاہی نہیں ہونی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور جو کچھ میں نے کہا ہے وہ دراصل وقف جدید کے بیسویں سال کے آغاز کا اعلان ہے۔ خدا کرے ہر نیا سال پہلے سال سے زیادہ برکتوں والا ہو ہمارے لئے بھی اور دنیا کے لئے بھی

آج صبح ہمارے ایک مخلص بزرگ اور بھائی

محترم ملک غلام فرید صاحب کی وفات

ہوگئی ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ملک صاحب کی ساری زندگی ہی حقیقی جذبہ کے ساتھ گذری (جس کا میں نے ابھی ذکر کیا تھا) آپ نے غیر ممالک میں ہمارا جو تبلیغی پروگرام ہے اسمیں بھی حصہ لیا۔ جرمنی میں بھی مبلغ رہے۔ انگلستان میں بھی رہے جو تعلیم کی کوششیں ہیں جماعت کی اسمیں بھی حصہ لیا مجلس تعلیم میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے ساتھ کام کیا۔ ریویو آف ریلیجنز میں بھی بڑے لمبے عرصہ تک کام کرتے رہے اور پھر آخر میں بہت ہی اچھا سب سے اچھا کام کرنے کی توفیق ملی ویسے پہلے کام بھی اسی سلسلہ میں تھے لیکن نمایاں ہو کر قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ اور قرآن کریم کے تفسیری نوٹ انگریزی میں تیار کرنے کا کام ہے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے شروع میں اس غرض کے لئے ایک کمیٹی بنا دی تھی جس کے ممبر محترم ملک صاحب بھی رہے ہیں۔ جہاں تک مجھے یاد ہے تین آدمیوں پر مشتمل کمیٹی بنی تھی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت ملک غلام فرید صاحب رضی اللہ عنہ تینوں کی ایک کمیٹی تھی جس نے انگریزی ترجمہ کا کام کیا اور جو مختصر تفسیری نوٹوں والا کام تھا اور کچھ ترجمہ کو [illegible] کرنے کا کام تھا اسے ملک صاحب مرحوم نے اپنی آخری عمر میں بڑی محنت کے ساتھ ایک ایک لفظ کی تحقیق کر کے مکمل کیا جو انگریزوں کے لئے بھی حیرانی کا باعث بنا یعنی اگر وہ غیر مسلم تھے اور انہوں نے قرآن کریم سیکھنے کی کوشش کی تو ان کیلئے بھی حیرانی کا باعث تھا اور باعث برکت تھا اُن احمدیوں کیلئے بھی جو قریباً ساری دنیا پھیلے ہوئے ہیں اور ان کا ایک بڑا حصہ انگریزی دان بھی ہے۔ تفسیری نوٹ فٹ نوٹ کی شکل میں دیا ہے جس طرح حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے تفسیر صغیر کے نوٹ اردو میں دیا ہیں انہی کے اوپر بنیاد رکھ کر ملک صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ نے تفسیری نوٹ تیار کئے ہیں الٰہی تقدیر تو اپنا کام کرتی ہے۔ جو شخص اس دنیا میں آتا ہے اسے ایک دن جانا بھی پڑتا ہے اسی لئے ہمیں کہا گیا ہے کہ جب ایک دن جانا ہی ہے اور ہمیشہ کی زندگی ہے جس کے اندر ہمیں داخل ہونا ہے تو اسکے لئے زیادہ فکر کرنی چاہیئے حضرت ملک غلام فرید صاحب رضی اللہ عنہ نے بڑی پیاری زندگی گذاری ہے اُن میں دینی غیرت بھی بڑی تھی اور اطاعت بھی بڑی تھی یعنی خلافت کی اطاعت اور

نظام جماعت کی اطاعت۔ ایک چھوٹا سا واقعہ مجھے یاد آگیا۔ ہم قادیان میں خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام وقار عمل منایا کرتے تھے۔ یہاں اس شکل میں اب وقار عمل نہیں ہوتے وہاں تقریباً سارے خدام اور انصار شامل ہوا کرتے تھے۔ اور انکے گرد رضاکار پہرہ دے رہے ہوتے تھے اور روایت یہ بن گئی تھی کہ ہر شخص وہاں آئے اور کوئی شخص اجازت کے بغیر اس علاقے سے باہر نہ جائے۔ ایک دن کوئی ایک ہاتھی وقت گذرا تھا ایک رضا کار نے آکر مجھے کہا۔ (میں ان دنوں صدر مجلس خدام الاحمدیہ تھا) کہ ملک غلام فرید صاحب آئے اور تھوڑی دیر بعد ہی چلے گئے میں نے انکو روکا تو انہوں نے مجھے بازو سے پکڑ کر پرے دھکیل دیا اور چلے گئے۔ اس نے اپنی طرف سے شکایت کی۔ میں چونکہ ملک صاحب کو جانتا تھا اسلئے میں نے ان کی بات سن لی۔ میرا خیال تھا کہ میں خود ہی بات کر لوں گا اُن سے کہ کیا قصہ ہے میں جانتا تھا کہ وہ بغیر اجازت کے اس طرح جانیوالے نہیں۔ دوسری طرف ملک صاحب کو کسی نے کہہ دیا کہ شاید میں نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے پاس اُن کی شکایت کر دی ہے اسلئے خلافت سے اُن کو جو پیار اور محبت تھی اسکی وجہ سے وہ سخت گھبرائے کہ یہ کیا ہو گیا ہے۔ چنانچہ اُن کا میرے پاس خط آگیا کہ آپنے کیوں میری شکایت کر دی۔ مجھ سے تو بات کر لینی تھی میں آپکو اصل وجہ بتا دیتا۔ خیر میں نے اُنکو بتایا کہ میں نے کوئی شکایت نہیں کی۔ وہ کہنے لگے کہ بات یہ تھی کہ "ریویو آف ریلیجنز" کی اشاعت کے سلسلہ میں میں نے گاڑی پکڑنی تھی۔ اسی دن جس دن وقار عمل تھا لیکن مجھ سے یہ رہا نہیں گیا اور میں نے کہا وقار عمل میں شامل ہونا ثواب کا موقع ہے تو میں تھوڑی دیر کے لئے آکر شامل ہو جاتا ہوں کیونکہ گاڑی کا جو وقت تھا اس سے پہلے مجھے تھوڑا سا وقت مل جاتا تھا کہ میں وقار عمل میں بھی شامل ہو جاؤں اور گاڑی بھی پکڑ لوں (غالباً وہ لاہور جا رہے تھے) تو اس غرض کے لئے میں وقار عمل میں شامل ہوا اور مجھے جتنا وقت میسر تھا میں نے وقار عمل میں حصہ لیا اور اسکے بعد میرے پاس اتنا وقت ہی نہیں تھا کہ میں اجازت لیتا۔ میں نے کہا کہ میں بعد میں بات کر لوں گا سو میں چلا گیا۔ میں نے اُن سے کہا آپنے بڑا اچھا کیا گو یہ ہے تو ایک چھوٹا سا واقعہ لیکن اس میں اُنکو جو پیار اور تعلق تھا خلافت سے وہ بھی ظاہر ہوتا ہے اور جو اُن کا تعلق تھا نظام جماعت سے وہ بھی ظاہر ہوتا ہے اور جو اُن کا احساس تھا اپنی ذمہ داری کو نباہنے کا وقت پر ریویو شائع ہو جائے وہ بھی ظاہر ہوتا ہے اور جو تھوڑا سا وقت ایک نیکی کے کرنے کا اُنکو ملا اور جسے وہ پورا ثواب سمجھتے تھے اور اللہ تعالیٰ ثواب ایسے ہی دیتا ہے ایسے نیت والے آدمیوں کو تو انہوں نے کہا کہ اگر وہ تین گھنٹے وقار عمل میں شامل نہیں ہو سکتے تو چلو ایک گھنٹہ ہی شامل ہو جائیں۔ بہرحال ایک لمبا وجود ہم سے جدا ہوا ہے ہماری تو دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُنکے درجات بلند کرے اور اُن کی جو اولاد ہے اور دیگر عزیز و اقارب جو وہ پیچھے چھوڑ گئے ہیں اُن پر بھی رحمت نازل کرتا رہے اور اُن کا بھی خاتمہ بالخیر کرے۔ ہم سب کا خاتمہ بالخیر کرے۔ اور

ہم دعا کرتے ہیں

کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے وجود کثرت سے جماعت میں پیدا ہوتے رہیں اخلاص کے لحاظ سے بھی علم کے لحاظ سے بھی اور وفا اور فدائیت کیساتھ خدمت اسلام کا جو جذبہ ہے اُس لحاظ سے بھی اور ہماری علمی میدان کی جو ضرورتیں ہیں اللہ کرے کہ ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں جو ان ضرورتوں کو پورا کرنے والے ہوں۔

ملک صاحب مرحوم کی نماز جنازہ عصر کی نماز کے بعد جنازہ گاہ بہشتی مقبرہ کے میدان میں پڑھی جائیگی۔ دوستوں کو چاہیئے کہ احمدیت کے ایسے بزرگ اور فدائی کی نماز جنازہ میں زیادہ سے زیادہ شامل ہوں۔ جہاں انہیں اپنے لئے بھی دعا کا خاص موقع ملتا ہے اور جانے والے بھائی کے لئے بھی دعا کا خاص موقع ملتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل مرحوم کا ذکر خیر

مکرم مولوی عطاء المجیب صاحب راشد ایم۔اے مبلغ جاپان

اخبار الفضل سے سلسلہ احمدیہ کے ایک جید اور ممتاز عالم کی وفات کی خبر آئی ہے۔ امیر جماعت احمدیہ قادیان محترم حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل ایک مختصر سی علالت کے بعد اس دنیا سے رحلت فرما کر مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون
کل من علیھا فان و یبقیٰ وجہ ربک ذی الجلال والاکرام۔

لمبی عمر کا نصیب ہونا بھی اللہ تعالیٰ کا خاص انعام ہے اور سب سے زیادہ ...... خوش بختی کی بات تو یہ ہے کہ زندگی میں اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر خدمت دین کی توفیق ملے۔ حضرت مولانا ممدوح کو یہ دونوں انعام بیک وقت نصیب ہوئے آپ نے لمبی عمر پائی اور اس سارے عرصہ میں مختلف حیثیتوں میں سلسلہ کی بے لوث خدمت کرنے کی توفیق پائی۔ اللہ تعالیٰ آپ کی سب خدمات کو قبول کرے اور اپنے قرب میں بلند درجات نصیب فرمائے آمین۔

آپ کی خدمات دینیہ کا دائرہ بہت وسیع اور متنوع ہے۔ سلسلہ کے بہت سے علماء کو آپ سے شرف تلمذ حاصل ہے۔ جن لوگوں کو مولانا موصوف کے قریب رہنے کا لمبا عرصہ موقع ملا ہے وہی آپ کی سیرت اور خدمات کا تذکرہ بہتر رنگ میں کر سکتے ہیں۔ اس عاجز کو زمانہ کے فرق کی وجہ سے اور پھر اس وجہ سے کہ درمیان میں ملکی حدود حائل رہیں۔ حضرت مولانا موصوف کو زیادہ عرصہ اور بہت قریب سے دیکھنے کا موقع نہیں مل سکا لیکن جب بھی قادیان جانے اور آپ سے ملاقات کرنے کا موقع ملا، باوجود مختصر ملاقات کے ہر بار مولانا موصوف کی عظیم شخصیت کا طبیعت پر گہرا اثر ہوا۔

حضرت مولانا کامل موحد اور ہمیشہ رو بخدا انسان تھے۔ خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایک زندہ اور تجربہ شدہ ایمان و یقین آپ کی شخصیت کا نمایاں پہلو تھا۔ زندگی میں آپ کو انتہائی خطرناک حالات سے بھی گزرنا پڑا مگر ہر موقع پر اللہ تعالیٰ نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تائید ونصرت کے نشانات دکھاتے ہوئے ان عاجز بندوں کی دستگیری فرمائی ان ایمان افروز واقعات کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت مولانا کا بیان دل میں ایک خاص رقت کی کیفیت پیدا کرتا تھا۔ تحدیث نعمت اور شکر اور محبت کے جذبات سے لبریز آپ کی تقریر اور گفتگو ہر سننے والے کے لئے از حد ازدیاد ایمان کا موجب ہوتی اللہ تعالیٰ کے عظیم الشان فضلوں کا ذکر کرتے ہوئے اپنی عاجزی اور خاکساری کا ذکر کبھی نہ بھولتے اور ہمیشہ ہی اس انداز میں اللہ تعالیٰ کے انعامات کا ذکر کرتے ہوئے آپ کی آواز بھرا جاتی اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے۔ مولانا نے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کے بے شمار نشانات دیکھے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور اعانت کے ان گنت واقعات کا ذاتی تجربہ کیا۔ آپ کی گفتگو میں ان فضلوں کا تذکرہ ہمیشہ جاری رہتا۔ کیا ہی بابرکت وجود تھا جو ایک حامد اور شاکر بندے کی طرح ہمیشہ اپنے مولیٰ کی تعریف میں رطب اللسان رہا۔

حضرت مولانا احمدیت کے ایک غیور مجاہد اور بے لوث خادم تھے نظام سلسلہ سے گہری وابستگی امام اور سلسلہ کے مفاد کو ہر چیز پر مقدم رکھنے کے وصف بہت نمایاں تھے۔ احمدیت کی صداقت اور بالآخر اکناف عالم میں اس کے کامل غلبہ پر آپ کے دل میں ادنیٰ بھر شک کا شائبہ تک نہ تھا۔ آپ کی آواز میں ایک خاص شوکت اور جلال تھا یقین بھرے دل سے نکلے والے الفاظ... پر شوکت انداز بیان آواز کی کھنک اور تحدی کا سننے والوں پر خاص اثر ہوتا تھا آپ احمدیت کے وقار کا ایک خاص نمونہ تھے۔

جب بھی مولانا موصوف کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا آپ کی طرف سے فوری طور پر محبت بھری نصائح اور دعاؤں پر مشتمل جواب موصول ہوتا تھا۔ آپ خود بھی دعا فرماتے اور درویشان کرام تک بھی دعا کی درخواست پہنچا دیتے مجھے خوب یاد ہے کہ جب فروری ۱۹۷۵ء میں جاپان آنے کے بعد خاکسار نے آپ کی خدمت میں دعا کے لئے خط تحریر کیا تو حسب معمول چند دنوں بعد ہی آپ کی طرف سے جواب موصول ہو گیا۔ میں نے جاپانی زبان کی مشکل کا ذکر کرتے ہوئے اس سلسلہ میں بھی خاص طور پر دعا کی درخواست کی تھی آپ کا تحریر فرمودہ جواب اب تک میرے پاس محفوظ ہے۔ اس میں آپ نے تحریر فرمایا:۔

"آپ کے جاپان میں تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں پہنچنے پر دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر سے بہتر سلسلہ کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور اگر کسی قسم کی رکاوٹیں ہوں تو ان کو درمیان سے ہٹا دیوے ہمارا خدا قادر مطلق ہے اس کو ہر قسم کی قدرت حاصل ہے۔ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی قدرت کے کرشمہ کے اظہار کے لئے ایک رات میں کئی مادے عربی زبان کے سکھا دئے تھے۔ آپ کو بھی جاپانی زبان کے سیکھنے میں کوئی دقت ہو تو اللہ تعالیٰ اسے بہتر رنگ میں دور کر دے اور وہ ایسا کر سکتا ہے۔ آپ لوگ جو جماعت احمدیہ کے مبشر ہیں اور مبلغین ہیں ان کے لئے اور ان کے کام کی بہتری کے لئے دعا کرنا ہمارے لئے فرض ہے اور میں تو سمجھو کوئی دعا نہیں کرتا کہ اس میں آپ لوگوں کو یاد نہ کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو دینی و دنیاوی نعمتوں سے نوازے روحانی جسمانی ترقیات عطا کرے اور صحت و تندرستی کی لمبی و عملی زندگی عطا کرے۔"

اس خط کو پاکر جو آپ کی دلی کیفیات کا ترجمان ہے، مجھے بیحد خوشی ہوئی تحصیل زبان کے سلسلہ میں آپ نے جو نکتہ بیان فرمایا وہ اس وقت سے میری دعا کا ایک حصہ بن گیا ہے سلسلہ کی کامیابی پر کامل یقین اور سلسلہ کی خاطر کام کرنے والوں سے محبت اور ان کے لئے دعا کرنے کا جذبہ بھی اس خط سے خوب عیاں ہے اور یہ ساری باتیں مولانا ممدوح کی بلند شخصیت میں بہت نمایاں نظر آتی تھیں

اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ مولانا موصوف پر بے شمار رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے، ان کے درجات بلند فرمائے اور اپنے قرب میں مقام خاص سے سرفراز فرمائے۔

آمین اللھم آمین

برائے توجہ لجنات اماء اللہ

اخبار الفضل کے ذریعہ جماعت کی خواتین کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے سال نو کے لئے تحریک جدید کے وعدہ جات کا ٹارگٹ پندرہ لاکھ روپیہ مقرر فرمایا ہے۔ جسے پورا کرنا جماعت کے مرد و خواتین دونوں پر لازم ہے۔ اس سلسلہ میں بعض لجنات خصوصی توجہ دے رہی ہیں کہ مستورات کی طرف سے بھی تحریک جدید کے مالی جہاد میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیا جائے لہٰذا ایسی بہنیں خاص دعا کی مستحق ہیں پہلے بھی متعدد مثالیں بغرض دعا پیش کی جا چکی ہیں۔ ان سطور کے ذریعہ سرگودھا شہر کی لجنہ کے لئے دعا کی درخواست کی جاتی ہے جس کی سیکرٹری مکرمہ صالحہ صاحبہ بیگم مکرم رحمت علی صاحب مسلم ہیں مکرمہ صالحہ صاحبہ نہ صرف سال رواں بلکہ گذشتہ سالوں کے چندے بھی فراہم فرما رہی ہیں۔ اس فہرست میں انہوں نے محترمہ نسیمہ بھتیجی اور محترمہ ناصرہ بھتیجی کے اسماء گرامی بھی ظاہر کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب بہنوں کو بشمول صالحہ بیگم ڈاکٹر چوہدری عبداللطیف صاحب اور دیگر عہدیدار بہنوں کو اپنے خاص انعامات و برکات سے نوازے اور جملہ لجنات کو تحریک جدید کے لئے غیر معمولی توجہ اور جوش عطا فرمائے کہ ان دنوں تحریک جدید کا صد فیصد جہاد ہیں جملہ افراد جماعت کی خصوصی توجہ کا مستحق ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم ملک عطاء محمد صاحب (آف کھارا نزد قادیان) پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جاملکے چیمہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ ۱۵ فروری ۱۹۷۷ء بروز منگل کئی دن بیمار رہنے کے بعد وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم بڑے مخلص احمدی، پابند صوم وصلوٰۃ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ اور خلافت حقہ احمدیہ کیلئے گہری عقیدت اور غیرت رکھنے والے تھے۔ اپنے پیچھے ایک بیوہ، دو لڑکیاں اور پانچ لڑکے یادگار چھوڑے ہیں جو سب شادی شدہ ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کا حافظ وناصر ہو اور انہیں صبر جمیل اور مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین

چوہدری عنایت اللہ احمدی
مربی انچارج ضلع سیالکوٹ

کپڑے کی مشہور دوکان

الفردوس

۸۵۔بی انارکلی۔لاہور

الفردوس شال مرچنٹ

ہمارے ہاں ہر قسم کی گرم کشمیری کامدار شالیں۔ زنانہ ومردانہ دھسے اور گرم مرینہ تھوک وپرچون واجبی داموں پر دستیاب ہیں۔ نیز ریڈی میڈ کرتے، شلواریں، سوٹ وغیرہ بھی ہر قسم مل سکتے ہیں۔

الفردوس شال مرچنٹ

۸۵۔انارکلی۔لاہور

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات
اور چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کیلئے

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور

فون نمبر:۔ ۵۲۶۲۳

احمدی بھائیوں کی اپنی ایرکنڈیشنڈ دکان

نیویارک جیولرز

۱۲۔ذیلدار روڈ۔اچھرہ۔لاہور

فون:۔ ۴۱۰۹۷۴

احمدی بھائیو! اپنی بہو بیٹیوں کے لئے بہترین جڑاؤ و سادے زیورات خریدیں!

زیور کا زیور چیک کا چیک

کیونکہ

ہم اپنے زیورات کی واپسی پر بحساب ایک آنہ فی روپیہ کاٹ کر بازار کے بھاؤ کے مطابق قیمت واپس کر دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ کسی بھی قسم کی کاٹ نہیں لیتے۔

نیز

سونے چاندی کی بہترین الیس اللہ بکاف عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں، سندھی فینسی کوکے ہر وقت دستیاب ہیں

پروپرائٹر:۔

میاں عظیم قادر اینڈ سنز

ہر قسم کا سامان سائنس دواجبی نرخوں پر خریدنے کیلئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

فون ۶۴۵۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

اچھی صحت راز ہے زندگی کا!

مطب

اپنی طبی ضروریات اور مخلصانہ مشورہ کیلئے تشریف لائیں باہر کے احباب مفصل حالات بیماری لکھ کر دوا اور مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔

حکیم حمید احمد اختر رجسٹرڈ طبیب درجہ اوّل

المنار دواخانہ گولبازار ربوہ

حیوانات

آپ کی دولت ہیں۔ مہلک بیماریوں سے بچاؤ اور زود اثر علاج کے لئے جانوروں کی ۲۱ اکسیروں کا رسالہ ۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر حاصل کریں

کیوٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)

گولبازار ربوہ۔فون ۶۰۶ / ۶۰۷

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
اپنے معروف ادارہ

گلوب ٹمبر کارپوریشن

۲۶۔نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ۔لاہور پر
تشریف لائیے!

(گورنمنٹ کنٹریکٹر)

فون نمبر ۶۰۲۲۰ / ۵۳۴۲۰ ٭ رہائش ۶۲۹۳۰ ٭ فیکٹری رچنا ٹاؤن ۴۱۰۷۰۰

احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

ہر قسم کی کاروں اور جیپوں کی کمانیوں
اور
ٹیوننگ کاروں جیپوں کے سلنسر بکس اور سلنسر پائپ کیلئے ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیے

میاں بھائی آٹو سٹور

۱۰۔منٹگمری روڈ۔لاہور

انٹرنیشنل آٹو کارپوریشن چوک چوبرجی لاہور

فون نمبر سیل ڈپو ۳۱۱۴۶۳

خورشید یونانی دواخانہ
اور
حکیم خورشید احمد ممتاز الاطباء رجسٹرڈ طبیب درجہ A

مطب

اپنی جملہ طبی ضروریات اور طبی مشورہ کے لئے دواخانہ اور مطب کی طرف رجوع فرمائیں!

مینیجر خورشید یونانی دواخانہ ومطب گولبازار ربوہ۔فون ۵۳۰

آپ کا اپنا ادارہ

کوسموس ڈرائی کلینرز

جدید ترین ڈرائی کلیننگ کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیے!

اپنے احباب کے لئے ۲۵٪ کی سپیشل رعایت

میسرز کوسموس ڈرائی کلینرز فون ۴۳۲۴۲

چوک حسین آگاہی۔نزد مسجد احمدیہ ملتان شہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان

الحاج حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری رضؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دو کتابیں "سیرت احمدؑ" اور "تجلّی قدرت" تالیف کی تھیں جن میں حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی بعض روایات اور مولوی صاحب موصوف رضؓ کی زندگی کے کچھ حالات درج تھے۔ اب خاکسار ایک کتاب حضرت والد صاحبؓ کے متعلق شائع کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ لہٰذا ایسے احباب جن کا تعلق والد صاحبؓ سے رہا ہو یا انہوں نے والد صاحبؓ سے کسی قسم کی خط و کتابت کی ہو یا کوئی خاص واقعہ پیش آیا ہو تو وہ مہربانی فرما کر تحریری طور پر مجھے بھیج دیں تا کہ کتاب میں شامل کیا جاوے اور اس طرح وہ واقعات احمدیت کے ریکارڈ میں محفوظ ہو جائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ والسلام

محتاج دعا مسعود احمد خورشید
ولد مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری رضؓ
نشانِ رحمت 2/A-202 بلاک نمبر 2 P.E.C.H.S. کراچی نمبر 29

ضروری تصحیح

الفضل کے "سیرۃ خاتم النبیین نمبر" (مورخہ ۲۸ ر فروری ۱۹۷۷ء) کے صفحہ ۶ پر مکرم جناب قیس مینائی صاحب نجیب آبادی کراچی کی جو نعت بعنوان "محمدؐ خاتم پیغمبراں ہیں" شائع ہوئی ہے اس کا چھٹا شعر سہو کتابت کی وجہ سے درست شائع نہیں ہوا اور پہلے مصرعہ کا وزن برقرار نہیں رہا۔ اصل شعر درج ذیل ہے احباب اس کے مطابق تصحیح فرمالیں:-

محمدؐ سرپرستِ ناتواناں ∴ محمدؐ دستگیرِ بےکساں ہیں

شرح چندہ روزنامہ الفضل ربوہ

سالانہ چندہ	۶۰-۰۰ روپے
ششماہی	۳۱-۰۰ "
سہ ماہی	۱۶-۵۰ "
خطبہ نمبر سالانہ	۱۸-۰۰ "

(مینیجر الفضل)

یکم مارچ سے سالانہ رعایت شروع

میموریل فوٹو سروس

گولبازار۔ ربوہ

ہر قسم کی عمارتی لکڑی

دیودار، کیل، چیل، بڑتل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں!

سٹار ٹمبر

۵۳- فیروز پور روڈ — بالمقابل تھانہ اچھرہ — لاہور
فون نمبر: ۴۱۰۶۱۷

خوفناک
اپھارہ کی مجرّب دواء

کیپکیٹ فوری طور پر منگوالیں۔ جانوروں کو ہلاک کرنے والا خطرناک اپھارہ پندرہ منٹ میں غائب
جرمن ادویات سے تیار کردہ فارمولا۔

شاہ ہومیو پیتھک سٹور رحمت بازار ربوہ

مطب

اپنی جملہ طبی ضروریات اور طبی مشورہ کے لئے ہمارے شفاخانہ اور مطب کی طرف رجوع کریں۔ اوقات صبح ۸ بجے سے ایک بجے تک شام ۴ بجے سے ۸ بجے تک ہیں۔ باہر کے احباب مفصل حالاتِ بیماری لکھ کر مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔

حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان مرحوم
مشہور دواخانہ شیر چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ فون ۴۱۴۴

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت
اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے! (مینیجر)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے بڑے بھائی سید سجاد احمد شاہ صاحب (شاہ میڈیکو رحمت بازار ربوہ) چند دنوں سے شدید بیمار ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامل شفاء عطا فرمائے۔ آمین (سید شاہ میر احمد اشرف۔ ربوہ)

۲۔ مکرم مولوی نظام الدین صاحب مہمان سابق مبلغ سیرالیون تقریباً ایک ماہ سے گھٹنے کی چوٹ کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ باوجود علاج معالجہ کے تاحال ٹانگ اکٹھی نہیں کر سکتے۔ جس کی وجہ سے نماز بھی کرسی پر بیٹھ کر ہی ادا کرتے ہیں۔ ٹانگ بوجھ برداشت نہیں کرتی۔ احباب صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں (نورالدین خوشنویس دفتر الفضل ربوہ)

پبلک پیپر اینڈ بک ایجنسیز (رجسٹرڈ)

بھوانہ بازار۔ لائل پور
فون ۲۲۳۱۹

پر

ہر قسم کی سٹیشنری اور کتب کی خرید کیلئے
تشریف لائیں

ہمارے ہاں ہر کتاب اور رجسٹر کی مضبوطی اور خوبصورتی کو قائم رکھنے کیلئے ہر سائز کا پلاسٹک کور تیار کرنے کا بھی انتظام ہے۔

معدہ کے دانت نہیں ہوتے

مضبوط ہاضمہ صحت مند دانتوں کی علامت ہے صحت کے بننے اور بگڑنے کا ان سے گہرا تعلق ہے صحت مند معدہ کا عمل ہی خوراک کو جزوِ بدن بنا کر وہ صالح خون کی ندی جس پر ہماری صحت کی کشتی تیرتی ہے پیدا کرتا ہے۔ دانت، جگر، معدہ کی برباد صحت کی تلافی اور مفید مشوروں کے لئے تشریف لاویں۔

ڈاکٹر صوفی علی محمد آر۔ ایم۔ پی
صوفی ہومیو شفاخانہ رحمت بازار ربوہ

جائیداد کی خرید و فروخت

ربوہ میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے آپ کی سہولت کے پیش نظر ایک واحد رجسٹرڈ ادارہ کھولا گیا ہے۔ اس باقاعدہ ادارے کا دفتر قومی مرکزی بچت بینک کے متصل دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے بالمقابل واقع ہے۔

ہمیں آپ اپنی خدمت کے لئے ہر وقت مستعد پائیں گے۔ ربوہ شہر اور مضافات میں نہایت مناسب داموں پر پلاٹس، مکانات اور زرعی زمین برائے فروخت موجود ہیں۔

احمد اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلر رجسٹرڈ انس مارکیٹ ربوہ

اعلان تعطیل

مورخہ ۷ ر مارچ بروز پیر انتخابات کی وجہ سے پورے ملک میں تعطیل ہوگی اور ڈاکخانہ بھی بند ہوگا۔ اگر اس دن اخبارات بھی بند رہے تو الفضل میں تعطیل ہوگی۔ احباب اور ایجنٹ حضرات مطلع رہیں۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

درخواست دعا

برادرم مکرم منشی محمد اسمٰعیل صاحب خوشنویس کئی دنوں سے انفلوئنزا و شدید کھانسی سے بیمار ہیں احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (نورالدین خوشنویس دفتر الفضل ربوہ)

خالص شہد — تازہ عرق
اور
عمدہ مربّہ جات
نیز
اپنی جملہ طبی ضروریات کیلئے
دواخانہ خدمت خلق ربوہ
کو یاد رکھیں